REGISTERED.

NUMBER L. 89.

نور افشاں

نمبر (۵[illegible]) | مطبوعہ ۲۸ - دسمبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ | جلد (۲۸)

گلدستہ اخبار

حضور لارڈ کرزن صاحبہ لیڈی کرزن صاحبہ کلکتہ میں تشریف لے آئے ہز اکسلنسی اپنے اس طول طویل دورہ کے بعد نہایت اعلیٰ درجہ کی تندرست ہیں۔ دسواں کوہی توپخانہ جب جنوبی افریقہ سے برخاست کیا جائیگا تو وہ کوہ مری پر جائیگا اور تیسرے کوہی توپخانہ کو سبکدوش کریگا جو اس کے بعد انگلستان واپس جائیگا۔ آٹھویں بمبئی پلٹن دہلی سے ورنجاپور کو بحساب منزل بمنزل چلنے بذریعہ ریل کے جائیگی۔ مہاراجہ سندھیا اپنے اسپتال جہاز لوسودہ گرامیلا پر داخل کلکتہ ہوئے۔ ان کا استقبال جنرل لیچ اور کپتان اگلڈن نے کیا بیسویں بمبئی پلٹن کا گارڈ آف آنر موجود تھا اور ۲۱ توپوں کی شلک سلامی سر کی گئی۔

بشپ ویلڈن صاحب نے کلکتہ کیتھیڈرل میں دوران وعظ میں فرمایا کہ پاسٹیور انسٹی ٹیوٹ کسولی کے افتتاح کے زمانہ سے اس وقت تک ایک سو مریض کامیابی کے ساتھ صحت پا چکے ہیں مناسب ہے کہ سرکاری امداد اس کو اس بنا پر دی جائے کہ اس کا نتیجہ نہایت عمدہ ظاہر ہو چکا ہے۔ پونہ پولیس نے اسلحہ اور کارتوس کے کارخانہ کے چند ملازمین کو بندوق کی ٹوپیاں اور کارتوس کی چوری کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔ لارڈ مارتھلو گرینڈ ماسٹر سکاٹ لینڈ کے فراماشنوں کے ہوئے۔ ۳۰ دسمبر کو کمانڈر انچیف بہادر کلکتہ میں داخل ہونگے اور داخلہ سرکاری طور پر ہوگا۔ پرنس آف ویلز نے یہہ تجویز منظور کی ہے کہ پروفیسر میکسمولر متوفی کی یادگار اکسفورڈ میں قایم کی جائے۔ مسٹر ایڈورڈ بک جو ہندوستان میں موسم سرما بسر کرنے آئے ہیں سخت عارضہ خناق میں مبتلا ہو گئے لہذا مجبور ہوئے کہ کلکتہ کے اسپتال میں جائیں۔

سر انتھنی میکڈانل کلکتہ میں داخل ہوئے لہذا فوڈ کی کمیشن میں جو لوگ مقرر ہونگے اس کا فیصلہ ہو جائیگا۔ سرکاری طور سے دریافت ہوا ہے کہ لمسڈن یا رس کا رسالہ آرہا ہے اور پولو گورنمنٹ پلٹنوں کی ۱۸-۲۰ تو ۲۳ فروری کو میرٹھ میں ہوگی۔ اخبار انگلشمین کو دریافت ہوا کہ ایک غیر معمولی جلسہ حصہ داران کمرشیل بنک انڈیا کا ہیڈ آفس کلکتہ میں منعقد ہوا اس میں بالاتفاق یہہ قرار پایا کہ چھ فیصدی سود جاری کر کے بیس لاکھ روپیہ کا سرمایہ بنک میں اور بڑھایا جاوے۔ یہہ ترقی بنک کی عمدہ حالت کی وجہہ سے ہوئی ہے اور کلکتہ میں کاروبار کے واسطے اس سے عمدہ موقع ملے ہیں۔ مہاراجہ بیکانیر چین سے واپس آگئے کلکتہ کے تمام مارواڑیوں نے خضر پور کے بحری کارخانہ میں ان کا استقبال کیا ان پر یہ جو تیئیس تجو مشا کی سازش کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں مجسٹریٹ کے اجلاس میں یہ ہو چکا ہے کہ بہ رسانی لوگوں کو ہیں وعظ و یا تھا کہ سرکشی کریں اور سب پر حملہ کریں

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر۔
پادری وارن ہیریس ایم اے۔ پنڈت رام چندر۔ منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ پادری پی سی اپل صاحب
پادری پی ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری جیل سنگھ صاحب
پادری بی ایل رلیا صاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب منت کارسپانڈنٹس

فوج کا ضعفِ بصارت

سر ایڈورڈ ونز بلر نے جنوبی افریقہ سے واپس آنے کے بعد جو اسپیچ دی اس میں انہوں نے صورتِ معاملات جنگ پر خیال رجوع کرایا تھا اس میں سے ایک بات ایسی ہے جو فراموش کر دی گئی ہے وہ یہہ ہے کہ ڈچ کاشتکاروں کی قوت بصارت بہ نسبت ہمارے سپاہیوں کے بہت اچھی ہے۔ جنرل بلر نے ظاہر کیا ہے کہ اس فاصلہ پر جہاں ہمارے سپاہی اچھی طرح نہیں دیکھ سکتے وہاں غنیم کے لوگ بخوبی دیکھ سکتے ہیں اور گرداوری کے کاموں اور پرے پلے سے گولی لگانے کے لئے ان کی اس قوت سے بہت بڑا فایدہ ہوتا ہے۔ سپاہیوں کی قوت بصر کی گفتگو ایسی نہیں ہے جو چند آدمیوں کے لئے محدود ہو بلکہ پوری فوج سے اس کا تعلق ہے مگر یہہ امر قابل تسلیم ہے کہ مہذب قوموں خصوصاً ان لوگوں کا درجہ قوت بصر بہت ہی کم ہوتا ہے جو شہروں میں رہتے ہیں بہ نسبت ڈچ کاشتکاروں کے کیونکہ وہ برابر میدانوں میں پھرتے ہیں اور ڈچ کاشتکار اپنی آنکھوں سے دور فاصلہ کی چیزوں کو دیکھنے کے عادی ہیں اور لندن کے لوگوں کو اس بات کی ضرورت نہیں ہوتی اس بات کو لندن کے ایک تجربہ کار نامہ نگار اخبار ٹیمس نے خوب ظاہر کیا تھا اور بیان کیا تھا کہ جو لوگ دو تین نسلوں سے شہر میں بود و باش رکھتے ہیں ان کی بصارت میں بہت فرق آجاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں جو مچھلیاں پہاڑی کھوہ میں رہتی ہیں وہ بالکل اندھی ہوتی ہیں۔ مگر جب وہ جانور خانہ میں لاکر چھوڑ دی جاتی ہیں تو رفتہ رفتہ ان کی آنکھوں میں روشنی آجاتی ہے۔ اسی طرح اگر کل لوگ لندن ہی میں رہیں اور جدید آدمی باہر سے نہ آنے پائیں تو ان کی بینائی ایسی ہو جائیگی کہ وہ صرف چار یا پانچ سو گز تک کی چیز دیکھ سکیں گے۔ حال کی صورت تو بیشک بہت بڑی خراب ہے۔ جہاں تک فوج سے تعلق ہے مگر ایک طرح سے یہہ خرابی رفع ہو سکتی ہے گو اس کی منظوری ابھی تک نہیں ہوئی۔ کچھ زمانہ ہوا اخباروں میں یہہ بات شایع ہوئی تھی جس سے ظاہر ہوا تھا کہ جرمن میں سپاہیوں کے عینک لگانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہذا بظاہر کوئی وجہہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہمارے سپاہی بھی عینک کیوں نہ لگائیں۔ پس ایک شخص بھرتی ہونے کے وقت پاس ہو گیا کہ اس کی آنکھ اچھی ہے۔ مگر ایک عرصہ کے بعد ممکن ہے کہ اس کی بصارت میں فرق آجائے۔ یہہ گفت گو بہت بڑی گفتگو ہے اور فوج میں حال میں بڑی ترقی ہوئی ہے اور رنگروٹ ابھی اور بھی بھرتی کئے جائیں گے اور کوئی وجہہ نہیں ہے کہ ایک شخص جس کی بصارت اچھی نہ ہو اور دوسری حیثیتوں سے قوی الجثہ ہو فوج میں کیوں نہ بھرتی ہو۔ عینک لگانے سے آدمی میں خوبصورتی بڑھ نہیں جاتی مگر اس کی کوئی وجہہ نہیں ہے کہ سپاہی کی خوبصورتی کے لحاظ سے عینک لگانے کی ممانعت کر دی جائے ؛

تمام ممبران وایسرائگل لجس لیٹو کونسل کلکتہ میں پہنچ گئے صرف سر اے کالن ابھی نہیں پہنچے ؛

تار برقیاں

لارڈ سالسبری نے ہوس آف لارڈس کے ایڈرس پر جو تقریر کی تھی انگلی تاویل یورپ میں بہمکی گئی کہ وہ ایک آخری اطلاع اس بات کی ہے کہ برطانیہ اعظم ثالثی کو منظور نہ کریگا۔ ایک چٹھی میں جو جنگ سے پہلے لکھی گئی تھی۔ آرنج فری سٹیٹ کے ایک افسر کا بھائی بیان کرتا ہے کہ اس امر کا اندیشہ ہے کہ مسٹر چیمبرلین بوئیروں کو اس جنگ کے خلاف فریب دیں گے جس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ کیپ کالونی اور نٹال بذریعہ الحاق ایک جمہوری حکومت بنام ریاستہای متحدہ ممالک جنوبی افریقہ بنائی جائیگی راقم چٹھی بیان کرتا ہے کہ چالیس ہزار آدمیوں نے اقرار کیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی خود مختاری قایم رکھیں گے۔ جناب ملکہ معظمہ موسم بہار میں سمندر کی سیر کو جائینگی۔ اخبار ٹائمز نے ایک ٹیلیگرام مطبوعہ میں بیان ہے کہ لارڈ ہوپ ٹون نے سر ڈبلیو لائن کو فڈرل وزارت بنانے کے لئے جو منتخب کیا ہے اس سے فڈرلیسٹ لوگوں کو سخت حیرت اور مایوسی ہوئی ہے کیونکہ مسٹر لائن فڈریشن کے سخت مخالف ہیں۔ کیپ کولونی کے بارہ ضلعوں میں مارشل لا جاری کر دیا گیا۔ کیپ ٹون سے ایک سرکاری میمورنڈم میں بیان ہے کہ حملہ آوروں کی دو فوجوں میں سے ایک برگرڈ ارپ کی جانب چلی گئی اور سٹائن برگ کی جانب جا رہی ہے۔ دوسری فوج نے فلپس ٹون کو لے لیا اور ہوکرال کا راستہ لیا اور وہ برگرڈ ارپ کی فوج تلفگیر کو گرفتار کیا اور کولسبرگ کے قریب شکست کھائی ؛ دو بیا سے آرنج پر حملہ آوروں کے پیچھے برٹش کئی مقاموں پر مضبوطی کے ساتھ قبضہ کئے ہوئے ہیں۔ کیپ میں تو اعدوان رسالہ کی سخت ضرورت ہے اور جو لوگ ملک کی حالت سے بخوبی واقف ہیں وہ اصرار کے ساتھ کہتے ہیں کہ جس قدر سوار دستیاب ہو سکیں وہ بہت جلد روانہ کئے جائیں اور وہ افسوس کرتے ہیں کہ اب تک ایسا نہیں کیا گیا۔ گھوڑوں کے بے اندازہ ضایع ہو جانے کا پورا اندازہ اب تک نہیں کیا گیا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ایک کیولری بریگیڈ کو جنوبی افریقہ جانے کا حکم دیا جائیگا اور یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ آغاز فروری تک عمل میں آئیگا۔ ایک میموریل جس پر سر رچرڈ گارتھ سابق چیف جسٹس بنگال اور سر چارج برڈ وڈ اور سر جارج ہملٹن کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ وہ ہندوستان کی تشخیص جمع اراضیات کے متعلق ہے اس میں یہہ مشورہ دیا گیا ہے کہ کاشتکاروں سے جو مطالبہ لیا جاتا ہے وہ محدود کر دیا جائے اور یہہ کہ بندوبست سی سالہ ہوا کرے۔ ڈیلی پائنیر کا نامہ نگار کہتا ہے کہ سر الفریڈ ملنر نے کہا تھا کہ رہنماؤں سے گفتگو کے مصالحت کرنی چاہی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ کیا ٹڈ ریونیو نے سر الفریڈ کے قاصد کے پیغام کو نہیں مانا بلکہ حضرت ڈلارے جنوبی افریقہ کے انتظام کے لئے دس ہزار پولیس کا محکمہ بھرتی کی جاتی ہے ؛

خُداوند یسُوع مسیح کی جلیل عزت

جمیع مخلوقات نوری وخاکی سے جوکہ ہستی میں آچکی ہو اعلیٰ وافضل قدر وشان خداوند یسوع مسیح کی ہو کیونکہ وہ خود ذات الہٰی کا دوسرا اقنوم ہوکر تمام چیزونکا خواہ وہ آسمانی خواہ زمینی ہوں خالق ہو۔ چنانچہ صاف لکھا ہو سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اس کے ہوئی۔ یوحنا ۱ باب ۳ آیت۔ وہ قدوس روح کی نسبت خدا کا بیٹا ہو۔ رومیوں ۱: ۴۔ اس کے وسیلے سے عالم بنائے گئے اور وہ تمام چیزونکا وارث ہو۔ عبرانیوں ۱: ۲۔ وہ خدا کے جلال کی رونق اور اس کی ماہیت کا نقش ہو۔ بلکہ سب مخلوقات کو اپنی قدرت سے سنبھالتا ہو اور وہی گنہگاروں کا کفارہ ہوا اور اب بلندی پر جناب عالی کے دہنے جا بیٹھا۔ عبرانیوں ۱: ۳۔ فرشتوں کو وہ درجہ مطلق حاصل نہیں جو کہ خداوند یسوع مسیح کا تھا۔ کیونکہ وہ فرشتوں سے اس قدر بزرگ تر ٹھہرا جس قدر اس نے میراث میں ان کی نسبت بہتر خطاب پایا۔ کیونکہ اس نے فرشتوں میں سے کسی کو کبھی کہا کہ تو میرا بیٹا ہو؟ اور میں آج ہی تیرا باپ ہوا؟ اور پھر یہ کہ میں اس کا باپ ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ اور جب پلوٹھے کو دنیا میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اس کو سجدہ کریں۔ اور فرشتوں کی بابت ایسا فرماتا ہو کہ وہ اپنے فرشتوں کو روحیں اور اپنے خادموں کو آگ کا شعلہ بناتا ہو۔ مگر بیٹے کی بابت کہتا ہو کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہو۔ راستی کا عصا تیری بادشاہت کا عصا ہو تو نے راستی سے اُلفت اور بدی سے عداوت رکھی۔ اس سبب سے اے خدا تیرے خدا نے خوشی کے تیل سے تیرے شریکوں کی نسبت تجھے زیادہ ممسوح کیا اور یہ کہ اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں وہ نیست ہوجاوینگے پر تو باقی ہو اور وہ سب پوشاک کی مانند پُرانے ہونگے اور چادر کی طرح تو انہیں لپیٹیگا اور وہ بدل جاوینگے۔ پر تو وہی ہو اور تیرے برس جاتے نہ رہیں گے اور اس نے فرشتوں میں سے کسی کو کبھی کہا کہ تو میرے دہنے بیٹھ جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی کروں۔ کیا وہ سب خدمت گذار روحیں نہیں جو نجات کے وارثوں کی خدمت کے لئے بھیجی جاتی ہیں۔ عبرانیوں ۱: ۴: ۱۴۔

اور نہ صرف وہ جناب عالی کے دہنے ہاتھ بلندی پر پُرشان وجلوس اور جاہ وجلال میں مشغول ہو بلکہ وہ باپ کے پاس یعنے خدا کے حضور میں گنہگارونکا شفیع ہو اور ان کی سفارش کے لئے موجود رہتا ہو ۱ خط یوحنا ۲: ۱۔

اور اب امروز فردا میں یعنے قلیل زمانے میں آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی آگ میں ظاہر ہوگا اور ان سے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا۔ وہ خداوند کے چہرے سے اور اس کی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پاویں گے۔ اس دن جب وہ آویگا کہ اپنے مقدسوں میں جلال پاوے اور اُن سب میں جو ایمان لائے (کیونکہ ہماری گواہی جو ہم نے تم کو دی ہو یقین کی گئی) تعجب کا باعث ہو۔ ۲ خط تسلونیقیوں ۱: ۷-۱۰۔

وہ سرور اور سردار انبیا ہو۔ وہ موسیٰ سے اعلیٰ اور افضل ہو کیونکہ موسیٰ خادم تھا۔ پر وہ بیٹا ہو عبرانیوں ۳: ۵-۶۔

بُزرگ داؤد اس کو خداوند کہتا ہو۔ دیکھو زبور ۱۱۰ پہلی آیت۔ یوحنا اس کو اعلیٰ بتاتا ہو اور مقابلے میں کہتا ہو کہ وہ اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔ مرقس ۱: ۷۔ متی ۳: ۱۱۔

اب اے ناظرین کیا خداوند یسوع مسیح آپ کی نظروں میں ایسا ہی معزز ہو یا نہیں۔ اگر ہو تو وہ ضرور آپ کا بچانے والا اور نجات دہندہ ہو۔ پر اگر نہیں تو پھر بتاؤ کہ ایسا کون ہو؟

راقم

جے۔ ایس

کلو میں دیوتاؤنکی مُعافی

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

آپ اس ہیڈنگ کو پڑھکر ضرور دل میں خیال کرینگے کہ راقم نے مفت میں ہمارے بیش قیمت اخبار کے چند کالم سیاہ کئے۔ میرے لکھنے کا سبب یہہ ہو کہ جب میں آپ کے اخبار گوہر بار کو پڑھ رہا تھا تو میری نظر سے سہ سالہ سنڈ لاہور کی کارروائی گذری اور جب میں بقیہ سہ سالہ سنڈ لاہور تک جو مطبوعہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۰ء بروز جمعہ صفحہ ۱۲ کالم دوسرے میں ہو جس میں اس طرح تحریر ہو۔ سو جس طرح انگلینڈ میں کلیسیا کا انتظام ہو ہندوستان میں کیوں نہیں کیا جاتا جیسا ولایت میں ہر گرجا کے متعلق سرکار سے زمین وغیرہ دی ہوئی ہو۔ ویسا ہی یہاں سرکار چرچ آف انگلنڈ کے گرجاؤں کے متعلق زمین وقف کردے۔ اس رائے کو پڑھکر مجھے خیال آیا کہ میں بھی کلو کے دیوتاؤں کی معافی کے بارہ میں کچھ لکھوں۔ راقم اس پہاڑی علاقہ میں چند برسوں سے خداوند کا کام کرتا ہو۔ اور میں بہت دن سے سوچتا تھا کہ ہماری جناب گورنمنٹ ہند نے کیوں یہہ معافی چھوڑی ہوئی ہو۔ جو راجگان کلو سے دیوتاؤں کے

واسطے دی ہوئی تھی۔ اور جب میں باہر خداوند عیسیٰ کی منادی کو جاتا ہوں۔ تو اکثر لوگ یہہ کہتے ہیں کہ انگریز بھی دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ اگر انگریز نہ مانتے تو یہہ جاگیریں جو دیوتاؤں کو راجاؤں نے دی ہیں چھین لیتے اس دیس کے لوگ یہہ نہیں جانتے کہ مذہب اور ہے۔ اور ملکی بندوبست اور ہے خیر میں اتنا کہتا ہوں کہ جب راجاؤں نے معافی اپنے دیوتاؤں کے واسطے دی ہوئی ہے جو آدمی کی روح اور جسم دونوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ تو ہماری گورنمنٹ اپنے فیضان رحمت سے ضرور گرجاؤں کے واسطے معافی دیگی خیر یہہ تو گورنمنٹ کی مرضی ہے جو بہتر سمجھیگی سو کریگی۔ ہم ہندوستانی عیسائی کچھ نہیں کرسکتے۔ ہاں صرف یہہ کرسکتے ہیں کہ خداوند سے شب و روز دعا کریں۔ اب میں یہہ جتانا چاہتا ہوں کہ دیوتاؤں کی معافی سے کیا کیا خرابیاں ہوتی ہیں۔ اس علاقہ میں جہاں میں بشارت کا کام کرتا ہوں لوگ بڑے ہی بُت پرست ہیں اور بڑے زور شور سے دیوتاؤں کو مانتے ہیں اور خداوند سے بالکل ناواقف ہیں اور ڈاکٹروں کی دوائی پر اعتبار نہیں کرتے جب یہہ غریب بیمار ہوجاتے ہیں تو ان کے ڈاکٹر برہمن ہوتے ہیں جو ایسی دوائی دیتے ہیں کہ جو ان کے جسم کو ملک الموت کے دروازے کے پاس لے جاتی ہے۔ علاج کے واسطے روح کو شیطان کے حوالے کرتے ہیں۔ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے تو برہمن ڈاکٹر یہہ نسخہ بتاتا ہے کہ تم کو فلاں دیوتے کا دوش ہے۔ تم اس کو کھاڈو یعنے بکرا چڑھاؤ۔ جب وہ آدمی بکرا کاٹتا ہے تو برہمن اس میں سے قریباً آدھا اپنے گھر کو لے جاتا ہے۔ صرف بکرے کے گوشت پر کفایت نہیں کرتا بلکہ اناج وغیرہ بھی لے جاتا ہے۔ جب مریض زور زیادہ بیماری میں گرفتار ہوجاتا ہے تو یہہ برہمن اس مریض کو اور ڈاکٹر کے پاس بھیجتا ہے۔ یعنے دیوتا

ڈاکٹر کے پاس۔ جب مریض کے گھر کا آدمی دیوتا کے پاس علاج کے واسطے جاتا ہے اور دیوتے کو مناتا ہے تو دیوتا گرمیں منتا ہے تو لوگ ڈھول باجہ وغیرہ بجاتے ہیں گُرنا لفظ پہاڑی ہے جس کے معنے یہہ ہیں کہ دیوتا اس آدمی کے اندر آتا ہے اور بولتا ہے اور گُر اس آدمی کو کہتے ہیں کہ جس پر کہ دیوتا چڑھتا ہے۔ پیشتر اس سے کہ گُر مریض کیطرف مخاطب ہو۔ چند ایک الفاظ پہاڑی بولی میں بولتا ہے۔ جس کے چند الفاظوں کی تشریح میں ذیل میں کرتا ہوں دیوتا چند ایک آدمیوں کے نام لیتا ہے جو کسی وقت میں بڑے مالدار تھے۔ اور جو اس جہان فانی سے کوچ کرگئے ہیں کہ میں نے ان آدمیوں کو تباہ کیا۔ تاکہ حاضرین دیوتا کے رُعب میں آجاویں۔ اور غریب مریض کے گھر کا آدمی جب دیوتا کے رُعب میں آجاتا ہے تو گُر اس کی طرف مخاطب ہوکر بولتا ہے اور یہہ کہتا ہے کہ تجھے میرا دوش ہے اس واسطے میں تجھ سے ناراض ہوں اور تجھے بیماری میں مبتلا کیا ہے۔ اب تیرا علاج یہہ ہے کہ تو مجھکو اٹھارہ تولے چاندی دے۔ یعنے اٹھارہ روپیہ۔ اور دو یا تین یا بالچار۔ اکثر سات تک بکرے دے۔ ان غریب بُت پرستوں کو لاچاری ڈنڈ دیوتے کا دینا پڑتا ہے۔ اور اگر مریض غریب ہوں تو لاچار قرض لینا پڑتا ہے ان دیوتاؤں کے سبب سے اس علاقہ میں لوگ بہت ہی غریب ہوجاتے ہیں۔ غریب لاچار مریض برہمن اور دیوتے سے علاج کرواتا کرواتا جسم کو لاغر کرکے موت کے دروازے سے دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ میں نے سینکڑوں مریضوں کو لکھا کہ اپنا علاج کرواؤ اور دوا کھاؤ۔ لیکن اکثر بیمار یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم کو کوئی بیماری نہیں ہے۔ ہم کو دیوتا کا دوش ہے۔ میں نے بہت مریضوں کو سمجھایا کہ دیوتا کچھ نہیں ہے۔ اس کو انسان کے جسم اور روح پر کچھ اختیار نہیں ہے۔ لیکن لوگ کب مانتے ہیں۔ ہاں اب تو لوگ کچھ کچھ

جاننے لگ گئے ہیں۔ اور ان پر ظاہر ہونے لگا کہ دیوتاؤں کا کچھ تعلق انسان کے جسم اور روح سے نہیں ہے۔ لیکن ایسے آدمی بہت تھوڑے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ چند دنوں میں لوگ ایسے بہت ہوجاویں گے۔ میں آپ کو ایک دولتمند آدمی کا ذکر سُناتا ہوں جو بڑا بُت پرست تھا جو ایک دفعہ ایک بیماری میں مبتلا ہوا جس کو اس دیس کی بولی میں جمیڑی کہتے ہیں۔ یہہ ایک قسم کا بخار ہے جس میں بہت دن تک مریض مبتلا رہتا ہے۔ اس بخار میں کچھ کچھ آثار ٹیفر فیور کے نظر آتے ہیں جو اس دیس میں ۱۸۹۹ء میں کثرت سے ہوا تھا۔ میں اس بیمار کے پاس گیا اور اس کو بہت سمجھایا کہ اپنا علاج کرو۔ اور میں آپ کو دوائی دونگا جو آپ کو صحت بخش ہوگی۔ لیکن اس نے میری ایک بات بھی نہ مانی اور صاف یہی کہتا رہا کہ مجھکو دیوتے کا دوش ہے خیر میں لاچار ہوکر گھر چلا آیا چند روز بعد میں پھر اس کے گھر پر گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ کئی سو آدمی بمعہ دو دیوتاؤں کے اس کے گھر پر موجود ہیں۔ اور دیوتاؤں کو اس کے گھر کے لوگ منا رہے ہیں۔ اور دیوتا یہہ کہتا تھا کہ مجھکو ڈنڈ دے۔ سو لاچاری انہوں نے اٹھارہ ۱۸ روپیہ دونوں دیوتاؤں کو دئے اور چھ بکرے بھی کاٹے جب لوگ ان بکروں کے گوشت کو پکا رہے تھے اچانک گھر کے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ اور مریض اس جہان فانی سے کوچ کرگیا۔ تب تو مجھکو خوب موقعہ ملا لوگوں کو سمجھانے کا۔ اور لوگوں نے غور سے بھی سُنا اور چند ایک نے یہہ بھی کہا کہ دیوتے کچھ نہیں ہیں۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اور خداوند سے دعا کرتا ہوں کہ خداوند ان کم فہم لوگوں کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے اور خداوند کی سچی روشنی میں لاوے۔ اس علاقہ میں کھیت بہت ہیں پر مزدور ایک ہی ہے یعنے راقم ؎

الواقم رابرٹ پیٹرس کرسچن ویج آئی۔ کلو۔

گناہ موروثی

موروثی گناہ سے آدم کی پیروی مراد نہیں بلکہ وہ ہر ایک آدمی کی ذات کا جو فطری طور پر آدم کی نسل سے پیدا ہوتا ہے نقص و فساد ہے جس کے سبب انسان اصلی راستبازی سے بہت ہی دور جا پڑا ہے اور بالطبع بدی کی طرف مائل ہے۔ لہذا کوئی انسان خدا کے حضور اپنے اعمال یا ثوابوں کے باعث راستباز نہیں ٹھہرتا۔ آدم کے گناہ میں پڑنے کے بعد انسان کی یہہ حالت ہو گئی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی ایک مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اعمال سے آدمی راستباز ٹھہر سکتا ہے۔ ان کو ایک بیماری ہے جس کا نام جہل مرکب ہے۔ ان کی مثال اس بیمار کی سی ہے جس کو تپ یعنے بخار و کھانسی ہو۔ یہہ بھی ایک مرکب بیماری ہے۔ اگر حکیم کھانسی کی دوائی گرم دیگا تو بخار زیادہ ہو جائیگا۔ اگر بخار کی دوائی سرد دیگا تو کھانسی زیادہ ہو جائیگی پس کسی طرح بیمار کی جان کا بھلا نہیں ہوگا۔ اسی طرح مسلمانوں کو جہل مرکب کی بیماری ہے۔ جہل کے معنے ہیں نہ جاننا جہل مرکب کے معنے ہیں جس کو نہیں جانتا اس کا دعوی کرنا کہ میں جانتا ہوں۔ پس ایسا شخص اس بیماری سے کبھی نجات نہیں پائیگا یہی سبب ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی مشکل سے عیسائی ہوتے ہیں مثالیں تو بہت ہیں لیکن نمونہ کے طور پر ایک مثال بتلاتا ہوں (سب مسلمان جانتے ہیں کہ ہم قیامت کے دن نجات پاوینگے حالانکہ ان کی کتاب سے یہہ بات نہیں ثابت ہوتی۔ دیکھو سورہ فاطر آیت ۴۴۔ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔ ترجمہ اور اگر اللہ آدمیوں کو ان کے اعمال میں پکڑے تو زمین کی پشت پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑیگا یعنے ایک بھی مقصود نہ نکلیگا) اور اسی [illegible] قرآن کے خدا نے دیکھا کہ بہت لوگ موروثی گنہگار ہیں ان کی نجات محال ہے تو سورہ مریم کی ۷۲ آیت لکھکر اپنا پنڈ چھڑا لیا اور سب کا منہہ بند کر دیا تاکہ کوئی مسلمان دعوی نہ کرے کہ میں نجات پاؤنگا۔ اور مسلمانوں کا یہہ مسئلہ ہے کہ کسی مسلمان زندہ و مردہ کو بہشتی کہنا حرام ہے۔ صحیح بخاری میں ایک اصحاب کا ذکر ہے جو مر گیا تھا۔ ایک عورت نے حضرت کے روبرو کہا کہ یہہ شخص جو مر گیا ہے بہشت کی چڑیا تھی حضرت نے اس عورت کو قریب بلا کر فرمایا کہ اگر اس کے خلاف ہو تو تو کیا جانتی ہے۔ کیونکہ حضرت خود اس آیت کو قرآن میں لکھ چکے تھے سورہ مریم آیت ۷۲ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ اور تم میں سے (اے مسلمانو) ایک بھی نہیں جو دوزخ میں وارد (داخل) نہ ہو۔ پس جب کہ مسلمانوں کی کتاب سے ان کے چھٹکارے کی کوئی امید نہیں ہے اور وہ سب کیا جاہل کیا عالم یہی راگ گا رہے ہیں کہ کلمہ پڑھنے سے نجات ملتی ہے تو کیا یہی جہل مرکب نہیں ہے۔ ہاں یہی جہل مرکب ہے جس کا دور ہونا مشکل ہے جس طرح بیمار مذکورہ بالا پر ڈاکٹر کی کوشش لاحاصل۔ اسی طرح ان میں منادی کی منادی بے پھل رہتی ہے۔ اسی لئے یہہ بڑے بڑے نامی مولوی جو اکثر اوقات انجیل کو پڑھتے ہیں بجائے ایمان لانے کے تردید لکھتے ہیں مثل اس بیمار کی جس کے معدہ میں صفرا غلبہ کر گیا ہو جب اس کو دوائی صحت بخش دلائی جاوے تو وہ قے کر دیتا ہے۔ اور دوائی سے اس کو کچھ فایدہ نہیں ہوتا بلکہ دوائی کی قیمت بھی ضایع ہو جاتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ان بڑے بڑے مولویوں کی بیماری جہل مرکب ہو گئی ہے اور یہہ لا دوا ہو چکے ہیں ان کی شفا مشکل ہے جب تک کہ یہہ خود نہ ہوشیار ہوں اور اپنی غلطی کو آپ نہ دریافت کریں تب تک ان کی زندگی کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ اے مسلمان بھائیو اب تو جاگو اور اپنی کتاب پڑھو اور پرکھو۔ دیکھو تمہاری کتاب میں لکھا ہے کہ سب لوگ گنہگار ہیں۔ اور سب ہی دوزخ کو جائیں گے۔ بتلاؤ تمہارے پلے دین محمدی سے کیا پڑا۔

اور یاد رکھو اس گناہ بھری دنیا میں تحصیلدار یا فنانشل کمشنر صاحب بننا۔ بارسٹر ایٹ لا بننا بی اے ایم اے وغیرہ ڈگریاں حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن نجات جیسا آدم گناہ سے پہلے تھا حاصل کرنا نہایت ہی مشکل ہے۔ ہم سب موروثی اور فعلی گناہ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ ہم نجات کی تلاش کریں کیونکہ اس لئے کہ گنہگار ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہم اپنے واسطے اس سزا سے جس کے ہم بحیثیت گنہگار ہونے کے مستحق ہیں خلاصی پانے کا کوئی طریقہ نکالیں۔ اور ہماری روح بھی خواہش کرتی ہے کہ جس طرح ہو سکے ہمارے بچاؤ کی صورت نکل آوے۔ کون شخص ہے جو بدطبیعت پسند کرتا ہے۔ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ مجھ سے بدی نکل جاوے اور نیکی آ جاوے۔ پس جب یہہ نیک خواہش ہمارے دل میں ہے تو چاہیئے کہ اس کی تلاش بھی کریں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ مانگو کہ تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈو کہ تم پاؤ گے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ اے مسلمان بھائیو تم میں یہی کمی ہے نہ تم مانگتے ہو۔ نہ ڈھونڈتے ہو نہ کھٹکھٹاتے ہو۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم اپنی رفتار کو درست کرو کیا تم کو مناسب ہے کہ خود غضب اور غصہ اور تعصب کے میدان اور گالی گلوچ اور بدزبانی کے میدان میں خم ٹھونک کر نکلو۔ عیسائیوں کو کہو کہ کوئی ہے جو ہمارے مقابلہ میں نکلے۔ تم کو معلوم نہیں ہے کہ قرآن میں آپ کے حضرت صاحب نے عیسائیوں کو بلا کر میدان مذکورہ میں نکلنے کے لئے کس حکمت سے کہا۔ سورہ آل عمران میں ۵۴ آیت لفظ (مباہلہ) (باہم لعنت کرنا) کو دیکھ آپ کو اب تک معلوم نہیں ہوا کہ مسیحی لوگ اس وقت کیوں نہیں نکلے تھے۔ میں آپ کو بتلا دیتا ہوں جناب کی حکمت اس میں

یہہ بھی کہ آنحضرت کو معلوم تھا کہ ایسی بات کو عیسائی کبھی منظور نہ کریں گے۔ اور واضح کر کے بتلاتا ہوں یہہ ایسی بات ہے جیسی ہم کسی محمدی کو یہہ کہیں کہ اگر تم سچے ہو تو سوئر کا گوشت کھا کر کہو کہ ہم سچے ہیں۔ کون نہیں جانیگا کہ یہہ بیجا سوال ہے۔ اسی طرح آپ بھی ہم کو لعنت اور غصہ اور تعصب اور گالی گلوچ کے میدان میں بلاتے ہو۔ آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہم اُنیس سو برس سے راستی سچائی۔ محبت۔ ایمانداری۔ ہمدردی وغیرہ کے میدان میں نکلے ہوئے ہیں۔ جبکہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیشوا کے کہے بھی ہم اس میدان میں نہیں نکلے تو اب ممکن ہے کہ ہم مسیح مصلوب کے میدان کو چھوڑیں اور تمہاری ہلاکت کے میدان میں آویں۔ بہتر ہے کہ آیندہ کسی اپنی تحریر میں اپنے اس لفظ کو اور ان الفاظ کو جو اپنے خداوند مسیح کی شان میں کہے واپس لے لو اور توبہ کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو ہم قرآن شریف کے حکم سے آپ کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ دیکھو سورہ آل عمران آیت ۳۱ و ۳۲ یعنے مریم اور مسیح کو شیطان نے چھوا بھی نہیں۔ چہ جائے کہ ان سے کوئی گناہ ہو۔ اور خدا نے مسیح کو بے باپ مثل آدم پیدا کیا کہ گناہ موروثی سے بھی بچا رہے۔ پس وہ حقیقی معصوم ہوا۔ دیکھو آل عمران آیت ۴۳ و ۴۰۔ وہ گذشتہ نبیوں کے نقش قدم پر آیا۔ دیکھو مائدہ ۵۰۔ گو سب نبیوں کے بعد اللہ نے اُسے بھیجا۔ حدید ۲۷ آیت کیا مسیح خاتم النبین نہیں ہے۔ آپ نے ہینڈبل میں ایسے محمدی قرآن سے باہر نکلکر اور قرآن کا انکار کر کے خامہ فرسائی کی ہے۔ مجھ سے ہرگز امید نہ رکھو کہ میں آپ کو قرآن کا کافر جانکر جواب دوں۔ ہاں اگر تم ہینڈبل کے آخیر میں یہہ لفظ لکھو راقم ایک محمدی جو قرآن کا منکر ہے تب میں آپ کو اور طرح جواب دونگا۔ آپ کے پاس کیا ہے۔ آپ کوئی بےخبر محمدی ہو۔ نہ آپ قرآن سے واقف ہو نہ حدیث سے صرف منت میں مولوی بننا اور ناموری چاہتے ہو۔ اگر تم میں کچھ محمدی دین ہوتا تو کبھی تم ایسے مادر بپدر آزاد ہو کر زبان درازی نہ کرتے۔ کیا محمدیت اسی کا نام ہے کہ جو کچھ منہہ میں آیا بک دیا۔ ہرگز نہیں۔ سورہ بنی اسرائیل ۳۸ آیت کو دیکھو۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ ترجمہ۔ اور جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے درپئے نہ ہو تحقیق کان اور آنکھ اور دل ان سب سے اس امر کی پرسش ہوگی بموجب قرآن کے آپ دائرہ اسلام سے باہر ہو گئے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ توبہ کر کے محمدی تو پہلے بنیں۔ اور پھر قرآن کو پرکھو اور یہہ سوال پیش کرو۔ کہ آیا قرآن تو خدا کی کتاب ہے یا نہیں۔ اور قرآن سے دلائل مانگو اور ضمیر سے پرکھلو۔ چند مقامات میں پیش کرتا ہوں آپ دیکھ لیں کون بابا کے ہاں سے لایا۔ جس نے پایا جہان سے پایا۔ پہلے خداوند کے رستہ کو صاف کرو۔ نیچی جگہہ کو پُر کرو۔ اونچی جگہہ برابر کرو۔ تب انجیل کا انجن تمہارے دل میں گذریگا۔ اور تم کو زندگی بخشیگا۔ کیا ممکن تھا کہ اگر پہاڑ نہ کاٹے جاتے اور دریاؤں پر پل نہ بنائے جاتے تو جن جگہوں میں کبھی جابر بادشاہوں کی فوجیں رُک گئیں اگر انہوں نے عبور کا ارادہ کیا تو غرق ہو گئیں۔ آج یہہ حال ہے کہ پشاور سے ٹکٹ لے لو۔ با آرام کلکتہ میں پہنچ جاؤ۔ اسی طرح محمدی دین ایک بڑا دریا۔ ایک بڑا پہاڑ مسیح خداوند کے رستہ میں ہے جس کے سبب کروڑہا محمدیوں کی جانیں مسیحی فیض سے رہ گئی ہیں۔ اور محمدی دین کی دلدل میں ان کے انجن غرق ہو گئے ہیں۔ دیکھو کسان پہلے زمین صاف کرتا ہے مدت تک اس میں ہل چلاتا ہے۔ ہر ایک کانٹے والے پودے کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتا ہے۔ جب زمین اچھی طرح صاف ہو جاتی ہے۔ تب اس میں بیج ڈالتا ہے پھر اس کی نگہبانی کرتا ہے۔ وقت پر پانی دیتا ہے۔ اس کے گرد باڑ دیتا ہے تب وہ پھل حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح اے مسلمانو پہلے اپنے دل کی زمین سے کانٹوں والے پودے اُکھیڑو۔ باپ دادا کی تقلید۔ تعصب۔ ہٹ دھرمی۔ ضد۔ کینہ۔ دشمنی۔ عداوت وغیرہ رُدی صفات کے پودوں کو اپنے دل کی زمین سے اکھاڑ ڈالو۔ اور راستی اور صداقت اور انصاف اور عدل۔ صبر۔ فروتنی کے پانی سے اس زمین کو سیراب کرو۔ پھر امید ہے کہ تمہارے دل کی زمین میں انجیل کا بارور درخت لگ سکتا ہے جو تم کو ہمیشہ کا آرام اور چین دیگا۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو یاد رکھو دن بدن بجائے بہتر ہونے کے بدتر ہوتے جاؤ گے۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم

عبد الرحیم

کرسمس ڈے

اور

روحانی خوشی

ہماری خوشی جسمانی نہیں۔ ہم اپنے ذہنی تعلی کی باتیں نہیں بتاتے اور طرز عبارت کی رنگینی نہیں دکھلاتے۔ ہم اپنی روح سے مجسم خدا پر نظر کرتے اور اسے سجدہ کرنے کو جھکتے اور یوں اپنی روحانی خوشی کی امنگ کلام اللہ کی بنا پر ظاہر کرتے ہیں۔

عالم بالا کی آسمانی فوج کے ساتھ "خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے"

بزور پکارتے ہیں اور میدان کے گڈریوں سے بالاتفاق ایک بڑی خوشی کی خبر جو انہوں نے عالم بالا سے فرشتہ کے منہہ سے [illegible] زمین کے باشندوں کو

سُناتے ہیں کہ "داؤد کے شہر (بیت الحم) میں آج تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے۔

آج مشرق سے سورج دُلہا کی مانند خلوت خانہ سے نکل آویگا اور پہلوان کی طرح میدان میں دوڑنے سے خوش ہوگا کیونکہ وہ جس کی مرضی کو سارے اجرام فلکی بجالاتے ہیں گویا ننانوے کو چھوڑ کے اس ایک کھوئی ہوئی بھیڑ کی مانند بھٹکتی ہوئی زمین کو ڈھونڈھنے والا آگیا ہے تاکہ باپ کی مرضی کو زمین پر پورا کرے۔ اور کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور بچاوے۔ کیونکہ وہ جس کے حق میں لکھا تھا کہ "خدا ہی آویگا اور تمہیں بچاویگا۔ اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائینگی۔ اور بہروں کے کان کھولے جائیں گے"۔

وہی نجات دہندہ آگیا ہے آج انسانی سکہ کی بگڑی ہوئی صورت کو درست کرنے والے نے انسان کی ابتدائی حالت اختیار کرلی ہے۔ اے بیت الحم یہوداہ کی سرزمین آج اپنے تئیں حقیر نہ جان۔ کیونکہ وہ جس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے" یہاں پیدا ہوا ہے۔

چرنی میں جو ہے موجود۔ سارے جہان کا ہے معبود

اے بگڑی اور گناہ میں گری ہوئی اور دشتِ ادبار میں بھٹکتی ہوئی انسانی حالت آج نہایت خرم اور شادمان ہو کیونکہ

"عمانوئیل جس کا ترجمہ یہہ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ" انسانی ذات کا متحمل ہے تاکہ ہمکو خدا باپ سے ملاوے۔ "دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو اب نجات کا دن ہے"۔

آج دہریہ پن کے سارے توہمات ایمانداروں کے مقابل کافور ہوگئے کیونکہ بزرگان سلف اگلے زمانہ میں اگرچہ "اندیکھے کو گویا دیکھ کے مضبوط" بنے رہے مگر اب فی الواقعہ انہیں انسانی آنکھوں نے اس کو دیکھلیا اور زندہ حواس کی گواہی موجود ہوگئی ہے کہ "جسے ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اور تاکا اور ہمارے ہاتھوں نے چھوا کیونکہ وہ زندگی ظاہر ہوئی اور ہم نے اُسے دیکھا" اور کلام مجسم ہوا۔ اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے جلال"۔

نہ صرف قوم بنی اسرائیل کی مصیبت کے وقت یہہ آرزو تھی کہ "کاشکہ تو آسمان کو پھاڑے اور اُتر آوے" بلکہ کُل انسان کی یہہ تمنا جو مرکوز فی الروح چلی آئی تھی کہ ان ہی آنکھوں سے خدا کو دیکھیں اور اپنی روح کی سیری حاصل کریں۔ سو بالکل پوری ہوئی اور وہ جو اگلے زمانہ میں اپنی قدرت کے معجزانہ ظہور سے اور اپنے شبیہ کے نمود سے گویا "اُتر آیا اور پہاڑ اس کے حضور کانپ گئے"۔ آج اسی کے حق میں ہم یسعیاہ نبی کے ہم زبان ہو کر پکار سکتے ہیں اور روحانی آنکھوں سے مجسم خدا پر نظر کرسکتے ہیں "کیونکہ ابتدا سے کسی نے نہ سُنا نہ کسی کے کانوں تک پہنچا اور نہ کسی نے خدا کو تیرے سوا آنکھوں سے دیکھا جو اپنے انتظار کھینچنے والوں سے ایسا کچھ کرے"۔ یسعیاہ ۶۴: ۴۔

"خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے بتلادیا"۔ (انہوں نے اپنی آنکھ اُٹھا کے یسوع کے سوا اور کسی کو نہ دیکھا) کیونکہ وہ آسمان سے اُتر آیا اور روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے مجسم ہوا اور انسان بنا"۔

اے عزیزو اب آؤ کہ ہم گڈریوں کے ساتھ اس کے حضور جھکیں اور اُسے سجدہ کریں اور مجوسیوں کے ساتھ ہو کر اپنے دل کی جھولیاں کھول دیں اور عمدہ چیزیں اُسے نذر چڑھاویں اور خدا باپ کا اس کی بڑی محبت اور بخشش کے لئے شکر بجالاویں۔ "کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے"۔ اور جب پلوٹھے کو دنیا میں پھر لایا تو کہا کہ خدا کے سب فرشتے اس کو سجدہ کریں"۔

اے مسیحی بھائیو آج میدان کے گڈریوں کے ساتھ رات کی تاریکی کے وقت۔ چمکتے نور میں کھڑے ہو کر اسکی الوہیت کی شان میں اس کی تعریف فرشتوں سے سُنو اور آسمانی گیت خوش الحان سے ترنم کے ساتھ گاؤ۔ آج صیہون کے بادشاہ کو انسانی عجیب بچہ کی حالت میں گڈریوں کے ساتھ چرنی میں دیکھو اور اس کی کمال فروتنی پر غور کرو۔

چونکہ اولاد کے لئے ترستی ہوئی جانوں یعنے سارہ اور حنہ اور منوحہ کی جورو کو اسحاق وعدہ کا فرزند اور سموئیل اور سمسون علامت کے طور پر عنایت ہوئے تھے پر حقیقی مطلوب اور روحانی مقصود یہی لڑکا تھا جس کے حق میں روحانی آرزو کی گونج بیشتر سے گونج رہی تھی کہ "ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ"۔

اس واسطے آج چھوٹے بچوں کے ماں باپوں کے لئے بڑی خوشی کا دن ہے کیوں کہ بچوں کے ہمدرد نے جنم لیا ہے اور خاصکر چھوٹے لڑکوں کے لئے کیسی خوشی کا دن ہے کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے ہاں آج وہ بھی تسلی پاسکتے ہیں جنہوں نے چھوٹے لڑکوں کو اس پاس جانے سے نہ روکا بلکہ خوجے بھی نہ کہے کہ "دیکھو میں ایک سوکھا درخت ہوں" کیونکہ خداوند نے انہیں "ایک نشان اور ایک نام جو بیٹوں اور بیٹیوں کے نام سے

بہتر ہے" (یعنے مسیحی نام بخشا ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ یہودی دیندار بزرگ شمعون نے خدا کی نجات (عمانوئیل کو اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیا اور کہا کہ "اب تو اپنے بندے کو اپنے قول کے موافق سلامتی سے رخصت کرتا ہی کیونکہ میری آنکھوں نے تیری نجات دیکھی"۔

اسی واسطے آج ہم ان مسیحی بزرگوں کے عزیز و اقربا کے ہمدرد ہو کر بڑی خوشی سے کہہ سکتے ہیں کہ بزرگ رابرٹ کلارک اور ڈاکٹر عماد الدین لاہز جیسے بزرگ جو اس جہان سے رحلت کر گئے کیسی مبارک سلامتی سے رخصت ہو گئے ہیں کیونکہ سلامتی کا شاہزادہ سلامتی کا باعث ہے۔

پس آج یہہ کہنا برحق ہے کہ "لو یہہ ہمارا خدا ہے ہم اس کی راہ تکتے تھے اور اسی نے ہمیں بچایا یہہ خداوند ہے ہم اس کے انتظار میں تھے۔ ہم اس کی نجات سے خوش و خرم ہووینگے" آمین۔

راقم
میر عالم خاں

غزل

یوں بڑے دن کی جو شہرت آج ہے
کس کا یہہ یوم ولادت آج ہے
پھوٹ نکلا چشمہ آب حیات
جوش پر دریائے رحمت آج ہے
محفل میلادِ ابن اللہ میں
آؤ آؤ سب کی دعوت آج ہے
آگیا وہ جس کی دیتے تھے خبر
ختم نبیوں کی نبوت آج ہے
شاہزادہ صلح کا پیدا ہوا
ختم شیطاں کی نبوت آج ہے
جامۂ افلاس میں عیسیٰ کو دیکھ
چاک داماں جیب دولت آج ہے
فضل بیٹے کا محبت باپ کی
روح کی حاصل رفاقت آج ہے
پاس آب تو آگیا فضل مسیح
دور تکلیف شریعت آج ہے
تھی ازل سے جو مسیحا میں چھپی
وہ ہوئی ظاہر محبت آج ہے
دیکھکر انسان پر فضلِ خدا
خوش فرشتوں کی جماعت آج ہے
عکس دے آئینۂ دل میں مسیح
یہہ تمنا اےمنت آج ہے

راقم
کیدار ناتھ منت

جاپان میں تعلیم

(۱) اگر وہ گورنمنٹ کے زیر سایہ تعلیم پائیں تو ان سے خاص رعائتیں مرعی ہونگی۔

(۲) طالب علم جو ممالک غیر سے جاپان میں صنعت و حرفت سیکھنے کے لئے آئیں اور کسی مدرسہ میں شامل ہونا چاہیں تو ان کو لازم ہوگا کہ بائداریکٹر محکمہ تعلیم یا فارن منسٹر کے پاس درخواست دیں۔

(۳) امیدواروں کی درخواست پر غور کرنے کے بعد یہہ بھی دیکھا جائیگا کہ کسی قدر مناسبت تعلیم رکھتا ہے یا نہیں۔

(۴) لیاقت کی تصدیق ان سارٹیفکیٹوں سے ہوگی جو درخواست کے ہمراہ ہونگے۔

(۵) ممالک غیر کے طالب علموں سے نہ فیس داخلہ۔ نہ فیس تعلیم لی جائیگی۔

(۶) وقتاً فوقتاً اس صیغۂ تعلیم کے متعلق خاص قواعد بمنظوری وزیر محکمہ تعلیم شایع ہوتے رہیں گے۔

(۷) طالب علموں کے لئے خاص ہدائتیں یہ ہیں۔

(ا) ۱۱ ستمبر سے کالج اور مدرسہ کا سال شروع ہوتا ہے (ب) کو کیوی یونیورسٹی یا مدرسہ ٹوکیو میں داخل ہونے کے واسطے کوئی بڑی مشکلات نہیں (ج) ماہواری اخراجات ۲۵ سے زاید نہیں (د) ترکاریوں پر گذارہ کرنیوالوں کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔ مگر بھیڑ یا بکری کا گوشت کھانے والے ۲۵ سے ۳۵ تک خرچ کرتے ہیں۔ (ہ) سردی سخت ہے صرف جولائی سے ستمبر تک گرما کا موسم ہے۔ جاپان میں چیری سیزن (خوشگوار موسم) بہت عمدہ ہے۔ اکثر لوگ اسی میں سفر کرتے ہیں (و) اسٹیمر یا گبوٹ کا کرایہ دار الخلافت جاپان سے بمبئی تک دوسو روپیہ ہے۔ اور جاپانی اسٹیمران ڈاک کا کرایہ دوسو پچاس روپیہ ہے۔ فرانس۔ جرمن۔ انگریزی اور اٹلی کے اسٹیمر زمین سے جس پر امیدوار جانا چاہے جا سکتا ہے (ز) امیدوار حسب التعداد جماعت ہائے مدارس صنعت و حرفت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انٹرنسی طالب علم ٹکٹی کل اسکول کی ابتدائی جماعتوں اور۔ الیف۔ اے۔ اور۔ بی۔ اے پاس شدہ شاہی یونیورسٹی میں داخل ہو سکتے ہیں۔ (ح) سب سے پہلی بات جس پر طالب علم کو غور کرنا چاہئے وہ یہہ ہے کہ طالب علم جاپانی زبان میں مہارت پیدا کرے۔ اور ایک نو آموز چار مہینے میں سیکھ سکتا ہے (ط) جاپان کے ہندوستانی طالب علم اپنے ہندوستانی بھائیوں کا استقبال کرنے میں ہر وقت آمادہ ہیں۔

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصّہ

نواں باب

چندر لیلا کا اپنے بھائی کو بپتسمہ دینا اور نجات دہندہ کی بشارت دینا

اب چندر لیلا نے جو خدا سے دعا کر رہی تھی۔ دلیری سے آگے بڑھکے کہا کہ ای بھائیو آپ لوگ نہیں دیکھتے کہ خداوند کی مرضی ہے کہ میرے بھائی کی لاش نہ جلائی جاوے؟ اس مالک خداوند نے میری دعائیں جو آنسوؤں سے کی گئیں سُن لیں اور صرف تم کو لاش کے جلانے سے روکنے کے لئے یہہ بھاری بارش بھیجدی۔

اب مناسب ہے کہ اپنی اس حرکت سے باز آجاؤ اور میرے بھائی کی لاش مجھ کو دیدو کہ مسیحیوں کی طرح دفنایا جاوے۔ ورنہ ڈر ہے کہ جہان کا خداوند کوئی اور سخت بلا تم پر نازل کرے اور اس حرکت سے تم کو باز رکھے۔ یہہ سُنکر ان کے دلوں میں کچھ خوف آیا۔ اور چندر لیلا کی عرض کو مان لیا اور لاش اس کو دیدی جب چندر لیلا لاش کو لئے جاتی تھی یہہ لوگ بھی پیچھے پیچھے چلے گئے۔ اور جہاں لاش ٹھہرائی گئی کھڑے ہوکے دیکھتے رہے۔ چندر لیلا نے ایک قبر کھُدوا کے عیسائیوں کی طرح دفنا دیا۔ ای پڑھنے والو! چندر لیلا کی دعا کا جواب کسطرح ملگیا۔ خداوند نے اسکے ایمان کے سبب سے اسکو برکت دی۔ وہ فرماتا ہے جو کچھ دعائیں مانگتے ہو ایمان لاؤ اور یقین کرو تو ملیگا ؛

اخلاقی جُرأت

تمام حکما نے تعلیم کیا ہے کہ انسان میں اخلاقی طاقت تمام طاقتوں سے بڑی قوت ہے جو شخص کسی خوف یا لالچ سے اپنا قدم راستی سے نہیں ہٹاتا وہی بڑا مرد ہے۔ وہی لوگ زندہ جاوید ہیں جو کسی حال میں حصول کو نہیں چھوڑتے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے کارناموں سے تاریخیں بنتی ہیں۔ آج ہم ایک لڑکے کا حال سُناتے ہیں جس نے اخلاقی جرأت سے انگلستان کے سب سے بڑے نامور جنرل ڈیوک ولنگٹن پر فتح پائی۔

ایک کسان نے اپنے کھیت کی طرف چند شکاریوں کو آتا دیکھکر ایک ملازم لڑکے کو حکم دیا کہ کھیت کا پھاٹک بند کردو اور کسی کو اندر نہ آنے دو شکاری گھوڑے دوڑاتے آئے اور لڑکے سے دروازہ کھولنے کو کہا لیکن اس نے جواب دیا کہ میرے آقا کا حکم نہیں کہ دروازہ کھولا جائے تھوڑی دیر بعد ایک شکاری لڑکے کے پاس آیا تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ لڑکے! تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں ڈیوک آف ولنگٹن ہوں۔ اور میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ دروازہ کھولدو۔

یہہ سُنکر لڑکے نے اپنی ٹوپی اُتار لی اور سر برہنہ مؤدبانہ اس شخص کے سامنے کھڑا ہوگیا جس کی تمام انگلینڈ عزت کرتا تھا اور مضبوطی کے ساتھ بولا صاحب مجھے امید ہے کہ ڈیوک آف ولنگٹن کبھی مجھے نافرمانی کی ہدایت نہیں کریں گے۔ میں دروازہ ہرگز نہیں کھولونگا اور میرے آقا کی اجازت بغیر کوئی شخص اس سے گذر نہیں سکتا۔ لڑکے کی اس اخلاقی دلیری سے دیانتدار بوڑھا سپاہی بہت ہی خوش ہوا اور اس کی تعظیم کے لئے ٹوپی اُتاری اور یوں ہمکلام ہوا۔

میں اس آدمی یا لڑکے کی عزت کرتا ہوں جو خوف سے گناہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا ایسے آدمیوں کی فوج سے میں نہ صرف فرانس کو بلکہ ساری دنیا کو فتح کرسکتا ہوں۔ یہہ کہکر ایک اشرفی لڑکے کو دیکر ڈیوک نے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ شکار کی تلاش میں چلا گیا اور لڑکا اُچھلتا کودتا اور یہہ چلاتا ہوا کھیت میں دوڑا۔ ہُرا ہُرا میں نے وہ کام کیا جو نپولین نہ کرسکا میں نے ڈیوک آف ولنگٹن کو اندر نہ آنے دیا ؛

لکھنؤ۔ آنریبل رائے بہادر بابو سریرام صاحب نے پچاس ہزار روپیہ نقد معہ سرمایہ واسطے تعمیر شفاخانہ انگریزی بمقام اجودھیا عطا کیا یہہ بڑی فیاضی کا کام ہے۔ یوں تو آپ ہز آنر کے ممبر کونسل تھے ہی اب حضور وایسرائے ہند کی کونسل کے بھی ممبر ہوئے۔ یہہ فخر قوم کایستھ میں ہنوز شاید کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ بابو صاحب بھی بنظر فیاضی منشی کالی پرشاد صاحب وکیل مرحوم بانی مبانی کایستھ پاٹ شالہ سے کم نہیں بلکہ قدر و منزلت میں ان سے بھی افضل نکلے۔ پردہ عصمت کے پرچہ کے نکلتے ہی ہر چہار طرف سے صدائیں آفریں صد آفریں کی بلند ہونے لگیں۔ اس ہمدرد نسوان نے واقعی جہالت کا پردہ اُٹھا دیا کیا عجب کہ لوگ اب خواب غفلت سے چونک پڑیں۔ اول سے آخر تک اس کے مضامین غور سے پڑھنے کے لائق ہیں سائقین ضرور ملاحظہ کریں اور اگر کچھ بھی ملک اور قوم کی بہبودی کا خیال ہو تو اس کی ہدایات کے پابند ہوں ؛

بقیہ

آواگون

دوسرا حصہ

تعلیم تناسخ کی تفتیش

(۵) "تب وہ کہے کہ جسم کے بڑھاپے سے وہ (خالص ہوا یا اندرونی برہمن) بوڑھا نہیں ہوتا جسم کی موت سے وہ (خالص ہوا یا اندرونی برہمن) نہیں مرتا۔ وہ (برہمن) سچا برہم نگر ہے (نہ کہ جسم) اس میں سب خواہشیں سمائی ہوئی ہیں۔ وہ آپ ہی جو گناہ سے بڑھاپے سے موت اور غم سے۔ بھوک اور پیاس سے آزاد ہے جو کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ لیکن صرف اس کی جس کی خواہش کرنی چاہئے۔"

(۶) "اور جیسا یہاں زمین پر جو کچھ محنت سے حاصل کیا گیا ہے برباد ہو جاتا ہے اسی طرح وہ سب کچھ برباد ہو جاتا ہے جو اس زمین پر قربانیوں اور دیگر نیک کاموں کے ذریعہ آیندہ دنیا کے لئے حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ جو آپ کو اور ان سچی خواہشوں کو معلوم کئے بغیر اس دنیا سے چلے جاتے ہیں ان کے واسطے کسی عالم میں رہائی نہیں ہے" وغیرہ۔

پھر بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۲ آیت ۱۷-۲۵ میں روح کی بابت یوں لکھا ہے۔

۱۷۔ "وہ یہہ جو سمست دیہوں کے بیچ آتما بیاپ رہا ہے اس کو تو ابناسی جان۔ کیونکہ اس آتما کو کوئی ناش نہیں کر سکتا ہے"

۱۸۔ "آتما نت سربدا ایک روپ اور ابناسی ہے۔ اور پرمان سے رہت ہے اور دیہہ انت ونت ہے۔ ارتھات شریر اپجتے بھی ہیں اور نشٹ بھی ہیں۔ اس لئے ہے ارجن موہ کو چھوڑ کر یدھ کر۔

۱۹۔ "جو پرش آتما کو مارنے والا اور جو مارا کھانے والا جانتا ہے سو یہہ دونوں اگیانی ہیں۔ کیونکہ آتما نہ کسی کو مارتا ہے نہ کسی سے مارا جاتا ہے"

۲۰۔ "یہہ آتما نہ کبھی اُتپن ہوتا ہے نہ کبھی مرتا ہے نہ اب اپجتا ہے نہ آگے اپجیگا۔ اور سربدا ایک روپ اور سناتن ہے۔ اور شریر نشٹ ہونے سے بھی آپ نشٹ نہیں ہوتا ہے"

۲۱۔ "ہے پارتھ ارجن۔ جو پرش آتما کو اج ابناشی نت نہہ کار جانتا ہے سو پرش کس کو مارے اور کیونکر مارا جائے"

۲۲۔ "جیسے پرش پرانے بستر اتار ڈالتا اور نئے بستر پہر لیتا ہے۔ تیسے ہی جیو ایک دیہہ تیاگ کر دوسری دیہہ دھر لیتا ہے" وغیرہ

حصہ اول حرف (ب) کے تحت میں منو کے دھرم شاستر کے حوالوں سے ظاہر ہوا تھا کہ آتما اپنے کاموں کے باعث بطور سزا کے مختلف جونوں میں داخل ہوتا ہے۔ مگر کرشن جی اس کے برعکس آتما کو نرکاری اور جنم مرن سے رہت بتلاتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی روح کا تناسخ بھی بیان کرتے ہیں جیسا آیت ۲۲ سے مصرح ہے۔ اس آیت میں کرشن جی نے آواگون کے لئے ایک مثال دی ہے۔ اس تمثیل کو ہم مان لیتے ہیں کہ لوگ ضرور پرانے کپڑے اتار دیتے اور نئے پہنتے ہیں۔ لیکن جس بات کے لئے اس تمثیل کو دلیل پیش کیا ہے وہ بات اس تمثیل سے ثابت نہیں ہوتی کہ ضرور روح بھی ایسا ہی کرتی ہے۔ اس کے لئے کوئی ثبوت نہیں دیا ہے صرف ایک قیاس کے لئے تمثیل دیدی ہے۔ اور ثبوت دینے کے بجائے گیتا کے اسی ادھیائے کے آیت ۲۸ میں کرشن جی نے پھر یوں کہا ہے کہ

"ان کا پچھا جانا نہیں جاتا جو یہہ کہاں سے آئے ہیں۔ اور آگا بھی اُن کا جانا نہیں جاتا جو یہہ کہاں گئے ہیں۔ بیچ میں یہہ دیکھنے کو بیچ دکھائی دیتے ہیں"

اب اصل سوال اس پر یہہ ہے کہ نرکاری اور ابناشی اور سرب بیاپی اور بے بدل ہے اس کو دیہہ دھارنے کی ضرورت کیا تھی۔ وہ سناتن اور سرب بیاپی ہے۔ اس کو ایک بار یا بار بار جنم لینے کی کوئی حاجت لاحق نہیں ہو سکتی اس کے حق میں آواگون کا خیال ہی فضول اور کفر ہے۔ چنانچہ کرشن جی نے پھر کہا کہ

بھگوت گیتا۔ ادھیائے ۱۳۔ آیت ۲۲۔

"اس دیہہ میں جو پرش جیو ہے سوئی پرماتما ہے اور ساکھی ہے اور بھرتا اور بھوگتا ہے"

بھگوت گیتا۔ ادھیائے۔ آیت ۳۲ "آتما انادی ہے جس کی آد نہیں۔ اور تینوں گنوں سے رہت ہے"

اس حال میں آتما کو جنم لینے کی ذرہ بھی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ اور یوں ہندوؤں کی پاک کتابیں اپنے آپ ہی تردید کرتی ہیں۔ لوگ ان سے کیوں گھبراتے ہیں۔ آواگون ناممکن ہے۔

(۲) مایا کیا ہے؟

پہلے حصے کے آخر میں ہمنے معلوم کیا کہ بھگوت گیتا میں مایا کی بابت کیا تعلیم ہے۔ آواگون کی تعلیم میں مایا کا سارا دخل ہے۔ اُسیکو آواگون کا سبب بتلایا ہے۔ پرماتما اور آتما کیطرح مایا کو بھی انادی کہا ہے اور ستو اور رجو اور تمو گن کا پیدا کرنیوالا بھی مایا ہے۔ ان گنوں کے ذریعہ مایا آتما کو اس دیہہ میں بند کرتا ہے۔ جائے تعجب ہے کہ انادی اور ابناشی اور نرکاری آتما پر انادی مایا ایسی مسلط ہو گئی کہ اسکو آواگون میں قید کر لیا۔

واقعات اور رائیں

غور طلب باتیں

تنگ پیشانی اور کوتہ گردن۔ بہرہ۔ گونگا لنجہ۔ لنگڑا۔ اور دائم المریض نوکر نہ رکھو۔

تین شخص پروردگار کے دوست ہیں۔ اوّل وہ جو جوانی میں پارسائی کرے دوسرے وہ جو امیری میں متحمل رہے۔ تیسرے وہ انسان ذی اقتدار جو عادل اور رحیم ہو۔

جب تک جانو کہ شکایت سے کچھ نہ ہوگا شکایت مت کرو۔

جس وقت کوئی لکھ رہا ہو تم اس کو ہرگز مت دیکھو جب تک کہ وہ خود تم کو اجازت نہ دے۔

جو شخص تمہاری عزت کرے تم اس کی عزت کرو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا۔

جو شخص کسی کی غیبت کرے تو جانو کہ وہ تمہاری غیبت ضرور کسی کے سامنے کریگا۔

جو اچھے لوگ ہیں وہ بدلا لینے کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔

جو بہت اٹھتا بیٹھتا ہو اس سے دوری ہی بہتر ہے۔

جس آدمی کی بدی کرنے کی عادت ہوجاتی ہے اس کا دور کرنا محال ہوتا ہے۔

جو اپنے رتبے سے آگے قدم بڑھکر رکھتا ہو وہ آخر کو ذلیل ہوتا ہے۔

جو آدمی کہ دوسروں کے عیب کو اپنے دل میں جگہ دے سمجھنے کہ اس نے خود عیب کو قبول کیا۔

جنکو خدا میں با صدق دل اعتقاد ہو انپر کبھی کوئی آفت نہ پڑیگی اور نہ مصیبت انکے پاس دھری رہیگی۔

جو اوروں کا بُرا چاہتے ہیں وہ خود اس بُرائی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

چار شخص اگر مارے جائیں تو کچھ تعجب نہیں جو اکیلا دشمنوں میں رہا کرے وہ دولتمند کہ جس کا [illegible] ہوشیار مددگار۔ وہ شخص جو احمق مطلق سے دوستی کرے اور اسکے ساتھ رہا کرتا ہو۔ وہ شخص جو اکثر ازمی میں رہا کرے

حاسد کی یہی سزا ہے کہ وہ تمہاری خوشی سے مغموم ہوتا ہے حسد نیکی کو اس طرح جلا دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو حاسد کا پاگل ہوجانا اس کے لئے بہتر ہے اور مرجانا اس کے واسطے نعمت ہے۔

خدا تو نگر ہے اور سب اس کے دروازے کے فقیر ہیں خوشامدیوں سے ہمیشہ نفرت کرو۔

خداوند جاہ [illegible] اور مفید کام کو دیکھتا ہے جو شرت ان کاموں کی ہم تر [illegible] خلاً خود بینی۔ خود غرضی۔ خوشامدی ان سب کو چھوڑ دو۔

دوست ایک جان دو قالب ہیں۔

دوست آیا دقت کے وقت پہچانا جاتا ہے۔

دس بجے رات کو سونا سویرے قبل از طلوع آفتاب کے اٹھنا صحت اور عقل کو بڑھاتا ہے۔

اپنی بیوی سے زیادہ بے فایدہ بک بک نہ کرو اور اس کو اپنا کل حال نہ بتاؤ ورنہ اس میں نجات ہے۔

گلہ کو آرام کرنا چاہئے اور پاسبان کو پاسبانی۔

ماتحتوں کو خوش رکھنا بہ نسبت خوشامدیوں کے بڑھانے سے بہتر ہے۔

سستی کو پاس آنے نہ دو یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

[illegible] خوشی کی ہے اور جلدی گنجر ندامت کی ہے۔

[illegible] کا اپنے

[illegible] کا ہے

عورت بے حیا ایسی ہے جیسے کھانا بے نمک

عورتوں کے موافق مردوں کو بناؤ نہ کرنا چاہئے۔

عورتوں کی خواہش دل سے نکالو ان کی مرضی کو پورا نہ کرنا چاہئے۔

کمینہ بڑھنے سے تکبر کرتا ہے اور حاکم ہونے سے ظلم۔

کفایت شعاری نتیجہ نیک دکھاتی ہے اور بخیلی بد۔

کسی آدمی کو آدمیوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

لوگوں کی غیبت کا مزا دل سے نکالو چغلی سُننے اور لوگوں کو بُرا کہنے سے احتراز کرو۔

ماں باپ اور بھائیوں اور محتاجوں کے ساتھ سلوک کرو۔ ماں باپ کو اپنے اوپر غنیمت سمجھو کیونکہ تم بے فکر ہو۔

مہمانوں سے کچھ کام نہ لو بلکہ خود ان کا کام کرو۔

عزت تین طرح کی ہوتی ہے۔ خدائی۔ دنیاوی۔ دلی۔

چار چیزیں علامت بے عقلی کی ہیں۔ دوست آزمودہ پر اعتبار کرنا۔ عورت شوخ چشم سے امید وفا رکھنا۔ دشمنوں سے بیخوف ہوجانا لڑکوں سے ربط ضبط کرنا۔

چار چیزوں پر ہمیشہ عمل کرنا۔ آدمیوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ ویرانے کو آباد کرنا۔ گنہگار دنکو معاف کرنا دوکو سید

مسٹر اے۔ پی۔ میکڈانل اس مختصر قحط کمیشن کے پریسیڈنٹ ہوئے جو موسم سرما میں قایم ہوگی

(باقی)

...خریدار کا نام معہ قیمت بھیجی ہے
...۱۹۰۱ء ارسال فرمائے تو اسکا حق ہے کہ بطور
انعام ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب
...ہن ے منیجر نور افشاں بلا محصول ڈاک
اس کی خدمت میں مفت روانہ کریں گے۔

فہرست کتب

(۱) اُردو سیرت المسیح (۲) لوویاس تا گاشی
(ایک قدیم مسیحی تواریخی فسانہ) (۳) ابن حج
(خداوند کے زمانہ کا فسانہ) (۴) اثمار شیریں
(۵) شہیدان کا گنج (۶) کلیسیا کی تواریخ مصنفہ
پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی
رومن اُردو میں (۷) رومن اُردو بائبل۔ اگر دو
یا زیادہ نئے خریداروں کے نام ارسال کریں
تو ہر ایک نام کیلئے مذکورہ بالا کتابوں میں
سے ایک جلد ارسال خدمت کی جاویگی مگر
یہہ بڑی ضروری شرط ہے کہ نام کے ساتھ
پیشگی قیمت بھی ارسال کریں ؂

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں لودیانہ

اشتہار

احاطہ جنرل سٹور لاہور میں مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء
...منگل و ایام مابعد کو اسباب مفصلہ ذیل میسرز فشر وانجی
...اجانب نارتھ ویسٹرن ریلوے نیلام کرینگے
اور نیلام ہر روز صبح کے آٹھ بجے شروع ہوا کریگی ؂

تفصیل اسباب

اسپات نے مشتمل بر ٹکڑہ ریل ہال۔ دھرے
کمانیاں و دیگر تمام لوہا پرانا مشتمل بر ٹکڑہ ریل ہال
و چادری ٹکڑے ...ل پرانا۔ و رتیاں کہنہ و ۔۔۔۔ ٹن
مثل سلیپر

تمام لاٹ یعنے اسباب خریدکردہ تاریخ فروخت سے
اندر میعاد ایک ماہ کے اُٹھائے جانے چاہئے ورنہ
ڈیمرج یعنے ہرجانہ دینا پڑیگا... بشرح ۳ پائی فی من
...ویہ کے حساب سے وصول کیا جائیگا ؂

المشتہر

چیف سٹور کیپر لاہور

جنگ افریقیہ کا ایک نتیجہ

زمانہ سابق میں یعنے اس وقت جب ...کی
لڑائی نہیں ہوئی تھی ہر قسم کا آدمی جنگ کیلئے مناسب سمجھا
جاتا تھا اصل بات تو یہہ ہے کہ جیسا ہی آدمی بدتر ہوتا تھا۔
ویسا ہی عمدہ سپاہی سمجھا جاتا تھا قدیم زمانہ میں فوج کی بدنامی
کی باتیں جو پائی جاتی تھیں انکی مثالیں اسوقت مجسٹریٹوں کے
فیصلوں میں ملا کرتی ہیں جو بدمعاشوں کے مقدمات کی تجویز
لکھتے وقت اکثر یہہ رائیں ظاہر کردیا کرتے ہیں کہ اگر اس

مرتبہ یہہ قید سے چھوٹیں گے تو ضرور فوج میں
بھرتی ہو جائیں گے لیکن اعتدال پسند
اور باقاعدہ اور وقار کا خیال رکھنے
والی فوج جیل خانہ کے قیدیوں کو نہیں چاہتی
ہے لیکن جو نوجوان لوگ حیوانی صفات رکھتے
ہیں اور خونخواری اور سنگدلی پر آمادہ ہو
جاتے ہیں۔ اگر وہ بچپن ہی میں گرفتار
کر لئے جائیں اور ان کو زیادہ شریفانہ اطوار
کی تعلیم ملے تو اب بھی محکمہ فوج انکا بہترین
مامن ہے جنوبی افریقیہ کی جنگ کے جو عمدہ نتائج
پیدا ہوئے ان میں یہہ نتیجہ کچھ کم نہیں ہے کہ رفارمیٹری
اور صنعتی اسکولوں کے طلبہ فوج کے سپاہی کیا بلکہ
افسر اور جنٹلمین ہو سکتے ہیں جن پر انکے علاقہ کے
لوگوں کو فخر ہو سکتا ہے۔ ان اسکولوں کے جو طلبہ
سپاہیوں میں بھرتی ہو کر گئے اگرچہ ان کے زمرہ
کے مقتولوں اور مجروحوں کی تعداد فہرست
بہت زیادہ طویل ہے۔ تاہم ان میں سے ایک
شخص نے وکٹوریہ کراس کا تمغہ حاصل کیا ہے
اور ایک افسر کو ایک کمیشن بھی ملا۔ اور اس
طور پر جس لڑائی نے ہماری اس قوم کو جو دنیا
بھر میں پھیلی ہوئی تھی متحد کردیا اور بہادری
اور حسن خدمات کے ذریعہ سے اعلیٰ اور
سب سے ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو ڈیوک
کے بیٹے سے لیکر طفل یتیم تک یکساں کردیا
